مناقب
صحابہ کرام واہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم

حضرت سید انور حسین نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (التوبہ۹:۱۰۰)

’’اور جو لوگ قدیم ہیں پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو ان کے پیچھے آئے نیکی سے اللہ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے اور رکھے ہیں واسطے ان کے باغ، نیچے بہتی نہریں ،رہا کریں ان میں ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی‘‘

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے کسی صحابی کی شان میں ادنی سی گستاخی بھی نہ کرو کیونکہ ان کا مرتبہ حق تعالی کے یہاں اس درجہ بلند ہے کہ اگر کوئی غیر صحابی احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے تو میرے صحابی کے ایک سیر بھر بلکہ آدھ سیر جو خیرات کرنے کے برابر بھی نہ ہوگا۔ (جامع ترمذی: حدیث نمبر ۳۸۸۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہوں تو ان سے یوں کہہ دو کہ تمہاری اس بری حرکت کو لعنت ہو (جامع ترمذی: حدیث نمبر ۳۸۹۳)

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالی سے ڈرو، میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد (یہ جملہ آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا) اس کے بعد فرمایا کہ میرے صحابہ کو لعن وطعن کا نشانہ مت بناؤ ، یار کھو جو میرے صحابہ سے محبت کرے گا تو درحقیقت اس کو میری محبت کی بناء پر ان سے محبت ہوگی اور جو ان سے بغض رکھے گا تو درحقیقت مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض ہوگا جو میرے صحابہ کو اذیت دے گا اس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے حق تعالی کو اذیت دی اور جس نے حق تعالی کو اذیت دی تو اس پر عذاب الہی نازل ہونے کا اندیشہ ہے (جامع ترمذی: حدیث نمبر ۳۸۸۹)

مناقب سید علی المرتضی کرم اللہ وجہہ: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جناب

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی تو گویا اس نے میری شان میں گستاخی کی۔ (احمد)

حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس ہوتے ہوئے مقام غدیر خم پر پہنچے تو آپ ﷺ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہاتھ پکڑ کر یہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! کیا تمھیں معلوم نہیں کہ میں تمام مومنوں کے نزدیک ان کی جانوں سے بھی عزیز تر ہوں! سب نے تسلیم کرتے ہوئے عرض کیا بیشک ایسا ہی ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ میں ہر مومن کو اس کی جان سے بھی زیادہ عزیز ہوں! سب نے عرض کیا بیشک ایسا ہی ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا:

اے اللہ میں جس کا مولیٰ بن جاؤں، علی (رضی اللہ عنہ) بھی اس کے مولیٰ ہوں!

اے اللہ محبت کیجئے اس شخص سے جو علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرے اور دشمن رکھئے اس شخص کو جو علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھے۔ (جامع ترمذی: حدیث نمبر ۳۷۳۸)

اس ارشاد کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو مبارکباد دی اور فرمایا اے ابن ابی طالب مبارک ہو اب تو آپ ہر مومن مرد و عورت کے مولیٰ بن گئے (احمد)

مناقب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو مبغوض رکھا اس نے مجھ کو مبغوض رکھا اور جس نے اس کو ناخوش کیا اس نے مجھ کو ناخوش کیا اور جس نے اس کو اذیت پہنچائی اس نے مجھ کو اذیت پہنچائی۔ (جامع ترمذی: حدیث نمبر ۳۸۹۶)

حضور اقدس ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آج کی رات میں ایک مقدس فرشتہ زمین پر نازل ہوا جو اس سے پہلے زمین پر نہیں آیا تھا اور حق تعالیٰ سے اجازت لے کر اس مقدس سے نازل ہوا کہ مجھ کو سلام کرے اور یہ بشارت سنائے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما نوجوانان جنت کے سردار ہوں گے ترمذی ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وفات مبارک سے چند روز پہلے حضور اقدس ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ تمہارے لیے، بہت خوشی کا مقام ہے کہ تمہیں جنتی عورتوں کی سردار بنایا

جائے گا (حاصل حدیث: راوہ البخاری ومسلم)

مناقب سیدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما: حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن نبی کریم ﷺ کے جسم مبارک سے نصف اعلیٰ میں سرتا بہ سینہ تک بہت مشابہ تھے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سینہ کے بعد سے قدم مبارک تک نبی کریم ﷺ کے جسم اطہر سے بہت مشابہت رکھتے تھے۔ (جامع ترمذی: حدیث نمبر ۳۸۰۶)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی گود میں حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما تھے اور آپ یہ دعا فرما رہے تھے: اے اللہ! میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں اے اللہ آپ بھی ان دونوں کو اپنا محبوب بنا لیجئے اور ان لوگوں سے بھی محبت فرمایئے جو ان سے سچی محبت کریں۔ (ترمذی: حدیث نمبر ۳۷۹۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور نبی کریم ﷺ ہمارے سامنے اس طرح تشریف لائے کہ آپ کہ ایک کاندھے پر حسن رضی اللہ عنہ اور دوسرے پر حسین رضی اللہ عنہ تھے آپ غایت شفقت سے کبھی ایک کو پیار کرتے اور کبھی دوسرے کو۔ اس پر حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ خدا کی قسم! آپ کو تو ان دونوں بچوں سے بہت محبت معلوم ہوتی ہے!! اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جو حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کرے گا اس نے درحقیقت مجھ سے محبت کی اور جو ان دونوں سے بغض رکھے گا وہ دراصل مجھ سے بغض رکھنے والا ہے (البدایہ والنہایہ: ج۸ ص: ۲۰۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو اہل بیت ؓ میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے محبوب مجھ کو حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ہیں اور بار رہا آپ اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے تھے میرے پاس میرے دونوں بیٹوں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو بلا دو تا کہ میں ان کی محبت سے اپنے سینے سے لگاؤں اور پیار کروں (جامع ترمذی: حدیث نمبر ۳۷۹۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز صبح کے وقت نبی کریم ﷺ تشریف لائے اس شان سے کہ آپ ایک اونی منقش کمبل اوڑھے ہوئے تھے اتنے میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما آ گئے آپ نے ان کو اپنے کمبل میں داخل کر لیا۔ پھر حسین رضی اللہ عنہ بھی آ گئے آپ نے ان کو بھی اپنے کمبل میں داخل کر لیا ان کے بعد آنحضرت ﷺ نے قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی **اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا** (اللہ تعالیٰ کو منظور ہے کہ اے پیغمبر کے گھر والو! تم سے (معصیت ونافرمانی کی) گندگی دور رکھے اور تم کو ظاہرا و باطنا عقیدہ وعملا خلقا بالکل پاک و صاف رکھے (جامع ترمذی: حدیث نمبر ۳۸۱۳)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اپنی تفسیر بیان القرآن میں تحریر فرماتے ہیں کہ غرض کہ لفظ اہل بیت کے دو مفہوم ہیں: ایک ازواج، دوسرے عترت، خصوصیت قرائن سے کسی مقام پر ایک مفہوم مراد ہوتا ہے کہیں دوسرا، اور کہیں عام بھی ہوسکتا ہے۔ (بیان القرآن ج:۹ ص:۴۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب ایک عراقی محرم نے ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ بحالت احرام مکھی کو مارنا جائز ہے یا نہیں؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ناخوش ہوکر ارشاد فرمایا: اہل عراق مجھ سے بحالت احرام مکھی مارنے کے بارے میں مسئلہ پوچھ رہے ہیں حالانکہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کردیا اور یاد رکھو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں دنیا میں میری خوشبوئیں ہیں۔ (جامع ترمذی: حدیث نمبر ۳۷۷۰)

حضرت ام فضل رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک روز میں حسین رضی اللہ عنہ کو گود میں لیے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور آپ کی گود میں ان کو بٹھلا دیا۔ آپ ان کو گود میں لیے ہوئے تھے کہ میں پھر کسی کام میں لگ گئی۔ اچانک میری نگاہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ آپ کی دونوں آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے ہیں: حیرت میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کی آنسو کیوں جاری ہورہے ہیں؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پاس ابھی جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تھے اور مجھ کو مطلع کیا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ میرے امتی میرے اس پیارے بیٹے کو قتل کردیں گے۔

ام فضل رضی اللہ عنہما کہتی ہیں، میں نے دوبارہ تعجب سے معلوم کیا کہ کیا حسین رضی اللہ عنہ ہی کے ساتھ یہ معاملہ پیش آئے گا آپ نے ارشاد فرمایا ہاں حسین رضی اللہ عنہ ہی کے ساتھ یہ معاملہ پیش ہوگا۔ (رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ)

حضرت عبداللہ بن ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک روز دوپہر کے وقت خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہا آپ پر گندا بال غبار آلود تھے! آپ دست مبارک میں ایک شیشی تھی جس میں خون تھا پس میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کا یہ کیا حال ہے اور یہ شیشی کیسی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین اور ان کے یاروں کا خون ہے میں صبح سے اب تک اسے جمع کرتا رہا ہوں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اس وقت کو اچھی طرح سے یاد رکھا۔ پس میں نے پایا کہ حسین رضی اللہ عنہ ٹھیک اسی وقت میں شہید ہوگئے (مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ ورواہ احمد)